پرواز قضاء

مہشبہ کشف

NOVEL HUT

السلام علیکم ! !

یہ کہانی کچھ یوں ہے، کسی کو اپنے پاس نہ پانا، اسے محسوس نہ کر سکنا۔ کتنی تکلیف ہوتی ہے جب کوئی انسان جو آپ کے دل کے قریب ہو مگر آپ اُس سے نہ مل سکیں نہ اُس سے بات کر سکیں۔ بس آپ کے اور اُس کی درمیان ایک ڈائری کا فرق ہو۔ اُس شخص کی ہر چیز آپ کے پاس رہ جائے مگر وہ شخص باقی نہ رہے اس تکلیف کا کوئی مرہم نہیں یعنی یہ تکلیف لاعلاج ہے۔

NOVEL HUT

پرواز قضاء : یعنی موت کی اران۔

سوں اسٹارٹنگ : ۱۸ فروری

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

پرواز قضاء

عبیر واپس اوپر آؤ، نیچے کیا کر رہی ہو؟" تیز آواز آئی۔ "آ رہی ہوں امی، صرف 2 منٹ" عبیر چلائی مگر اس کا سارا دھیان ایک بند دھول سے بھرے ہوئے بکسے پر تھا جو ان کے تہہ خانے میں تب سے تھا جب سے عبیر پیدا ہوئی تھی۔

سوچ میں گم عبیر واپس اوپر چلی گئی۔

"امی اس بکسے میں کیا ہے؟"

حیرانگی سے بولیں "کچھ نہیں ہے، پھر کبھی بتاؤں گی ابھی کھانا کھاؤ"۔

عبیر کے ابو وقار صاحب اخبار پڑھ رہے تھے، عبیر کی نظر فورا ان پر پڑی اور وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ ان کا اداس چہرہ عبیر کو اور بھی زیادہ سوچنے پر مجبور

کر رہا تھا، آخر ایسا کیا ہے اس بکسے میں۔ چھوٹی سی 12 سال کی بچی اس بکسے کے بارے میں دن رات سوچتی رہی۔ "کہیں اس میں سے کوئی جن تو باہر نہیں آجائے گا نا؟" عجیب عجیب سی سوچیں اس بچی کو پریشان کرنے لگیں۔ اس بکسے کو آخر کار وہ کھولنا چاہتی تھی مگر اس بکسے کو کھولنے کے لیے نہ تو اس کے پاس چابی تھی اور نہ ہی اس اندھیرے بھرے تہہ خانے میں زیادہ دیر رکنے کا حوصلہ۔ وہ چھوٹی سی بچی اب کسی بڑے انسان کو اپنے منصوبے میں شامل کرنے کا سوچ رہی تھی، "امی؟ نہیں.... رابعہ؟ نہیں وہ تو خود ڈرتی ہے...... ہینا آپی؟ ہاں اچھا، وہ میری مدد کریں گی مگر ان کو جا کر بلانا پڑے گا۔" رات کو بے چینی سے نیند نہ آنے کی وجہ سے عبیر کروٹیں بدلنے لگی۔ صبح جلدی اٹھ کر اپنے پڑوسیوں کے گھر چلی گئی جو اس کے بابا کے چچا زاد بھائی تھے۔

"السلام علیکم بڑی امی کیسی ہیں آپ؟"

"الحمدللہ میرا بچہ کیسا ہے؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں، ہینا آپی ہیں؟"

ہاں وہ کمرے میں ہے، جاؤ چلی جاؤ ان کے پاس"۔"

بھاگتی بھاگتی ہینا آپی کے کمرے میں چلی گئی۔

"آپی...... میری پیاری آپی...... کیا کر رہی ہیں؟"

کچھ نہیں..." اپنے لیپ ٹاپ میں مگن ہینا بیڈ پر بیٹھی ہوئی۔"

"آپی میرے ساتھ چلیں نا ایک کام ہے۔"

کیا کام ہے پہلے بتاؤ"۔ تجسس سے ہانیہ نے پوچھا۔"

اپنا سارا پلان بتاتے ہوئے ہانیہ کا ہاتھ ملایا۔ ہینا ایک بڑی یونیورسٹی کی لڑکی تھی مگر اسے اس بکسے سے کوئی واسطہ نہیں تھا اسے بس اس چھوٹی بچی کا دل رکھنا تھا۔ عبیر اپنے ماں باپ کی ایک ہی اولاد ہے جس سے سب بہت محبت کرتے ہیں۔

ہانیہ آپی عبیر کی امی سے باتیں کرنے لگی اور ان کو باتوں میں پھنسا کر کچن تک لے گئی۔ عبیر جو چپ کر امی کی الماری اور دراز میں اس بکسے کی چابی ڈھونڈ رہی تھی۔

ارے میری پیاری امی..... آپ نے چابی کہاں رکھ دی ہے؟؟

ہر جگہ دیکھنے کے باوجود بھی وہ چابی نہ ملی۔ عبیر جو تھک ہار کر بستر پر بیٹھ گئی اور اپنی نظر ہر جگہ گھمانے لگی۔

ہانیہ آپی جو الٹ پلٹ باتیں کر رہی تھی اور چھوٹی امی کو پاگل بنا رہی تھی۔ اس کے پاس اصل میں کچھ بھی نہیں تھا بات کرنے کو مگر عبیر کی خاطر وہ عجیب عجیب باتیں کر رہی تھی۔

چھوٹی امی آپ کو کون سا رنگ پسند ہے؟...... آپ کو کون سا نام پسند ہے؟...... چھوٹی امی آپ کو کون سے طرف کے کپڑے پسند ہیں؟...... بار بار اپنی آنکھیں کمرے کی طرف گھماتی اور دیکھتی کہ عبیر باہر نکلی ہے یا نہیں۔ عبیر

جس کو ابھی تک کچھ حاصل نہ ہوا کمرے سے مایوس ہو کر چلی گئی۔ اس نے ابھی تک ایک الماری کے خانے میں نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ الماری کے سب سے اوپر تھا اور عبیر اس تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس نے ہار مان ہی لی اور وہاں سے چلی گئی۔ "ہانیہ آپی کہاں ہو آپ؟" عبیر تیزی سے بولتی ہوئی آئی تا کہ اس کی امی کو شک نہ ہو، ہانیہ آپی کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

....آپی مجھے نہیں ملی چابی

تم نے ہر جگہ صحیح طرح دیکھا؟

ہاں...... بس ایک الماری کا خانہ چھوڑ دیا کیونکہ وہاں میرا ہاتھ نہیں جاتا، کیا آپ میرے لیے وہاں چابی ڈھونڈیں گی؟

....افف پاگل لڑکی تم مروائیو گی مجھے

ہانیہ آپی اپنے گھر چلی گئی کیونکہ اتنی دیر کسی اور کے گھر رہنا کوئی اچھی بات نہیں۔ عبیر جو سارا ٹائم اس بکسے کے بارے میں سوچتی رہی۔ عبیر کے پاگل

دماغ میں پھر سے بتی جلی، بھاگ کر تہہ خانے میں پہنچ گئی۔ اندھیرا اتنا کہ کچھ نظر نہ آئے بس روشندان سے باہر بچوں کی کھیلنے کی آوازیں اور ہلکی سی روشنی آرہی تھی۔ لائٹ جلانا چاہتی تھی مگر امی کو پتہ نہ چلے اس لیے بنا لائٹ کے ہی کام شروع کر دیا۔ اس بھاری بکسے کو کسی طرح گھسیٹ کر سیڑھیوں کے قریب لے آئی۔ سیڑھیوں کی روشنی بس اتنی تھی کہ عبیر کو ڈر نہ لگے۔ وہ اتنا بڑا بکسہ اوپر نہیں لے جا سکتی تھی اس وجہ سے وہیں چھوڑ دیا اور اوپر چلی گئی۔

امی اس بکسے میں کیا ہے؟ عبیر بار بار پوچھنے لگی۔

اس کی امی کو اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اپنی کمر عبیر کی طرف کر کے بولنے لگی "بیٹا کچھ نہیں ہے اس لیے بار بار یہ سوال نہ پوچھو"۔ عبیر کو کچھ سمجھ نہ آیا بس اس چیز کا اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی ماں کی آنکھوں میں آنسو ہیں جن کو وہ چھپانے کے لیے پیچھے مڑ گئی۔

آخر ایسا کیا تھا جو امی اس سے چھپا رہی تھی؟ عبیر کے الجھے دماغ میں کسی چیز کی کوئی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اسے کسی بھی حالت میں وہ بکسہ کھولنا تھا۔ اس بکسے میں کچھ تو تھا جس کو یہ سب چھپا رہے تھے اور یہ بات عبیر کو بہت پریشان کر رہی تھی۔ اس نے اپنے ابو سے بھی پوچھنے کی کوشش کی مگر اس کے ابو نے اس کی بات میں کوئی دلچسپی نہ ظاہر کرتے ہوئے اسے جواب نہ دیا۔ عبیر اپنے کمرے میں چلی گئی اور اپنی الماری میں کچھ ڈھونڈنے لگی۔ اسے اپنی فوٹو البم ملی جسے وہ کھول کر بیٹھ گئی، ایک ایک تصویر کو خوشی سے دیکھ رہی تھی۔ اس البم میں کئی جگہ "اہل" لکھا ہوا تھا جسے کسی نے کالے مارکر سے کاٹنے کی کوشش کی ہو۔ کچھ تصویریں پھٹی ہوئی تھیں جیسے کسی نے جان بوجھ کر پھاڑا ہو۔ یہ سب کچھ عبیر کی سمجھ سے باہر تھا، اسے اپنے ذہن میں چلنے والے سوالوں کا جواب چاہیے۔

(جاری ہے)

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her instagram here.

Novel-hut at your service

JazakAllah

Writer's instagram : mahisba kashaf

NOVEL HUT